کلاس واقفین نو

پہلا پروگرام واقفین نو بچوں کا تھا اور اس کا انتظام مسجد کے مردانہ ہال میں کیا گیا تھا۔ چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفین نو کی کلاس میں تشریف لائے۔ اس کلاس میں جرمنی بھر سے چودہ سے سولہ سال کے تقریباً اڑھائی سو واقفین نو نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

اس کلاس کا موضوع ”قرآن کریم کے علوم“ رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم معز احمد راٹھور نے سورۃ العلق کی پہلی چھ آیات کی تلاوت کی جن کا اردو ترجمہ عزیزم جاذب احمد عزیز نے پیش کیا۔ بعدازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم ماہد حسین نے پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد عزیزم ارسلان احمد خان نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام میں سے درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اُن کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔“

”پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ اِن علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا اور خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے اُلٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 43۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

بعدازاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا منظوم کلام۔

”اے عزیزو! سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انساں“

عزیزم شاہد نواز نے ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ اس نظم پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرمنی میں پیدا ہوئے ہو اردو یہاں سیکھی ہے۔ ماشاء اللہ جرمنی میں اچھی آوازیں نکل رہی ہیں۔

اس کے بعد عزیزم صبیح احمد صادق نے ”قرآنی علوم“ کے موضوع پر درج ذیل مضمون پیش کیا۔

قرآن کریم کی وحی کا آغاز ان آیات سے ہوا جن کا ترجمہ آپ ابھی سن چکے ہیں۔ یہ سب سے پہلی وحی تھی جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس طرح قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا کہ اب دنیا میں قلم کے ذریعہ بھی ایک عظیم انقلاب پیدا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”عَلَّمَ بِالْقَلَمِ کے ایک یہ معنے بھی ہیں کہ قرآن کریم کے ذریعہ آئندہ سارے علوم دنیا میں پھیلیں گے۔ چنانچہ آج جس قدر علوم نظر آتے ہیں یہ سب قرآن کریم کے طفیل معرضِ وجود میں آئے ہیں۔ قرآن کریم عربوں میں نازل ہوا اور عرب بالکل جاہل تھے۔ انہیں کچھ پتہ نہ تھا کہ تاریخ کس علم کا نام ہے یا صَرف اور نحو کون سے علوم ہیں یا فقہ اور اصولِ فقہ کس چیز کا نام ہے۔ مگر جب قرآن کریم پر ایمان لانے کی سعادت ان کو حاصل ہوگئی تو قرآن کریم کی وجہ سے انہیں ان تمام علوم کی طرف متوجہ ہونا پڑا...... اسی طرح علم تاریخ کی ایجاد عمل میں آئی...... لغت بھی قرآن کریم کی خدمت کے لئے لکھی گئی...... اسی طرح علم معانی اور علم بیان محض قرآن کریم کے طفیل ایجاد ہوئے...... غرض یہ علوم جو دنیا میں یکے بعد دیگرے ظاہر ہوئے محض قرآن کریم کے طفیل اور اس کی تائید کے لئے اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں۔ اگر یہ علوم پیدا نہ ہوتے تو قرآن کریم کی حقیقت اور اس کی اعلیٰ درجہ کی شان کو لوگ پوری طرح سمجھنے سے قاصر رہتے۔ یہی حال علم اقتصادیات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قرآنی اقتصادیات کی توضیح کے لئے دنیا میں قائم کیا۔ غرض صَرف کیا اور نحو کیا اور تاریخ کیا اور ادب کیا اور کلام کیا اور فقہ کیا۔ سب علوم قرآن کریم کی خدمت کے لئے نکلے ورنہ عرب تو محض جاہل تھے۔ انہیں ان علوم کی طرف توجہ ہی کس طرح پیدا ہو سکتی تھی۔ ان کو توجہ محض اس وجہ سے ہوئی کہ انہوں نے قرآن کو مانا اور پھر قرآن کریم سے دنیا کو روشناس کرانے کے لئے انہیں ان علوم کی ایجاد یا ان کے پھیلانے کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ اب رہی باقی دنیا سو اُس نے بھی قرآن کریم سے ہی ان تمام علوم کو سیکھا ہے کیونکہ یہ علوم وہ ہیں جو عربوں نے ایجاد کئے یا زندہ کئے اور پھر عربوں سے باقی دنیا نے لئے......

غرض یورپ کے پاس کوئی ایک چیز بھی نہیں تھی۔ اُس نے جو کچھ سیکھا سپین کے مسلمانوں سے سیکھا اور سپین نے جو کچھ سیکھا شام سے سیکھا اور شام والوں نے جو کچھ سیکھا قرآن سے سیکھا۔ پس دنیا کے تمام علوم قرآن سے ہی ظاہر ہوئے ہیں اور اب قیامت تک جس قدر قلمیں چلیں گی قرآن کریم کی خدمت اور اس کے بیان کردہ علوم کی ترویج کے لئے ہی چلیں گی۔ آج یورپ میں جتنی کتابیں نکل رہی ہیں وہ سب کی سب عَلَّمَ بِالْقَلَمِ کی تصدیق کر رہی اور اللہ تعالیٰ کی اس پیشگوئی کو سچا ثابت کر رہی ہیں کہ قلم کے ذریعہ قرآن کریم کو پھیلایا جائے گا۔ عرب ہر قسم کے علوم سے نابلد تھے لیکن قرآن کریم پر ایمان لانے کے بعد وہ تمام دنیا کے استاد بن گئے اور فلسفہ جس پر یورپ کو آج بہت بڑا ناز ہے اس کے بھی وہی موجد قرار پائے......

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ علوم میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہتی ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل کوشش کرتی ہے کہ اس کا علمی مقام پہلے سے بلند ہو جائے۔ لیکن اس کے باوجود بیج اپنی ذات میں جو قیمت رکھتا ہے اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ درخت کا پھیلاؤ خواہ کس قدر بڑھ جائے بیج کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح علوم خواہ کس قدر ترقی کر جائیں سہرا مسلمانوں کے سر ہی رہے گا اور مسلمانوں کا سر قرآن کریم کے آگے جھکا رہے گا کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس نے اعلان کیا کہ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ اب دنیا کو قلم کے ذریعہ علوم سکھانے کا وقت آ گیا ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا کو تمام علوم قرآن کریم نے ہی سکھائے ہیں۔ اگر قرآن نہ آیا ہوتا تو دنیا ایک ظلمت کدہ ہوتی۔ جہالت اور بربریت کا نظارہ پیش کر رہی ہوتی۔ یہ قرآن کا احسان ہے کہ اس نے دنیا کو تاریکی سے نکالا اور علم کے میدان میں لا کر کھڑا کر دیا۔

(تفسیر کبیر۔ جلد نہم۔ سورۃ العلق صفحہ 271-274)

مضمون: قرآنی علوم کی مثالیں

بعدازاں عزیزم عدنان کلیم نے ”قرآنی علوم کی مثالیں“ کے موضوع پر درج ذیل مضمون پیش کیا۔

پیارے بھائیو! قرآن کریم کے اندر بیشمار علوم موجود ہیں جن پر قرآن کریم بار بار غور کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے جیسے سورۃ روم کی آیات 22 تا 25 میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں“۔ نیز فرمایا ”یقیناً اس میں عالموں کے لئے بہت سے نشانات ہیں“۔ پھر فرمایا ”یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں جو بات سنتے ہیں“۔ اسی طرح فرمایا ”یقیناً اس میں عقل رکھنے والے لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں“۔

اب خاکسار وقت کی مناسبت سے آپ کے سامنے بیشمار قرآنی علوم میں سے چند مثالیں رکھتا ہے جن کے بارے میں قرآن ہمیں غور کرنے کی ہدایت فرماتا ہے۔

آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے اس کائنات کی پیدائش (جسے بگ بینگ تھیوری کہا جاتا ہے) کائنات کے ہر لحہ پھیلنے، اسی طرح گلیکسیز، ستاروں، سیّاروں، دمدار ستاروں، سورج اور چاند وغیرہ کے بارہ میں وہ معلومات دیں جو نئی تحقیقات کی روشنی میں اس زمانے میں ہم سمجھ سکے ہیں اور ابھی کتنی ہی ایسی معلومات ہوں گی جو ابھی ہم سمجھنے کے قابل نہیں ہو سکے۔ خدا تعالیٰ سورۃ التکویر کی آیت 12 میں یہ پیشگوئی فرماتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں آسٹرونومی کے علم میں بہت ترقیات ہوں گی جیسا کہ فرمایا ”اور جب آسمان کی کھال ادھیڑ دی جائے گی“۔ آسٹرونومی کے موضوع پر قرآن کریم میں سینکڑوں آیات موجود ہیں جو ہمیں مزید ریسرچ کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ آسمان کی طرح زمین کے بارہ میں بھی قرآن میں بیشمار آیات موجود ہیں۔ زمین کی پیدائش، زمین میں پہاڑوں کا بنایا جانا، پانی اور بادلوں کا نظام، درختوں کا اگانا، جانوروں اور پرندوں کا پیدا کرنا۔ غرض زمین کے تعلق میں جیالوجی کے ساتھ ساتھ دوسرے کئی علوم مثلاً Hydrology، Oceanology، Zoology، Botany وغیرہ حاصل کرنے اور ان پر غور کرنے کے بارہ میں قرآن کریم بار بار متوجہ کرتا ہے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ سورۃ الانفطار کی آیت 5 میں یہ پیشگوئی فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں آرکیالوجی کے علم میں بھی بہت ترقیات ہوں گی جیسا کہ فرمایا ”اور جب قبریں اکھیڑ کر اِدھر اُدھر بکھیر دی جائیں گی“۔ اس کے علاوہ Egyptology کے بارہ میں بھی بیشمار آیات موجود ہیں جو ہمیں History کے بارہ میں تحقیق کرنے کی ہدایت کرتی ہیں۔

قرآن کریم میں جابجا انسان کی پیدائش اور پیدائش کے مراحل کے بارہ میں آیات موجود ہیں اور خاص طور پر Embryology کے بارہ میں وہ معلومات دی گئی ہیں کہ آج بھی اس فیلڈ کے بہت سے ماہرین جو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں رکھتے قرآن کریم کی ان انفارمیشن پر حیران ہیں کہ پندرہ سو سال پہلے یہ معلومات کس طرح حاصل کی گئیں۔ یہ آیات یقیناً ہمیں اس فیلڈ میں بھی مزید ریسرچ کی دعوت دے رہی ہیں۔

خاکسار اس کم وقت میں صرف چند ایک علوم کا ذکر کر سکا ہے۔ جبکہ قرآن میں تمام روحانی علوم کے ساتھ

ساتھ دنیاوی علوم کی بنیاد بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خدا تعالیٰ کی ان نشانیوں پر غور و فکر کرنے والے ہوں۔

مضمون: قرآن اور سائنس

اس کے بعد عزیزم حسن احمد نے ''قرآن اور سائنس'' کے موضوع پر درج ذیل مضمون پیش کیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''قرآن نے لوگوں کو سائنس کی تعلیم سے روکا نہیں بلکہ فرماتا ہے: قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ غور کرو زمین اور آسمان کی پیدائش میں (سورۃ یونس: 102) آسمان سے مراد سماوی علوم اور زمین سے ارضی یعنی جیالوجی، بیالوجی، آرکیالوجی، طبیعات وغیرہ علوم مراد ہیں۔ اگر خدا کے نزدیک ان علوم کے پڑھنے کا نتیجہ مذہب سے نفرت ہوتا تو قرآن کہتا ان علوم کو کبھی نہ پڑھنا۔ مگر اس کے برخلاف وہ تو کہتا ہے، ضرور غور کرو، ان علوم کو پڑھو اور اچھی طرح چھان بین کرو کیونکہ اسے معلوم ہے علوم میں جتنی ترقی ہوگی اس کی تصدیق ہوگی۔ قرآن کریم کی یہ آیت بھی سائنس کی طرف توجہ دلاتی ہے فرمایا: زمین و آسمان کی پیدائش میں اور دن رات کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے نشان ہیں۔ زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور کرنے سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ کوئی چیز فضول اور بے فائدہ پیدا نہیں کی گئی۔ (آل عمران: 192,191) اب دیکھو اس آیت میں سائنس کے متعلق کیسی وسیع تعلیم دی گئی ہے۔ اشیاء کے فوائد اور پھر یہ نتیجہ کہ کوئی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی گئی یہ بغیر تحقیق کے کیسے معلوم ہوسکتا تھا۔ پس قرآن نے خواص الاشیاء کی طرف توجہ دلائی ہے اور ساتھ ہی یہ سنہری اصل بھی سکھا دیا ہے کہ کسی چیز کو بے فائدہ نہ سمجھو۔ ہم نے کوئی چیز فضول پیدا نہیں کی۔ گویا لمبی تحقیق جاری رکھنے اور عاجل نتائج سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے...... پس اسلام سائنس کی طرف توجہ دلاتا ہے اور سائنس کی تحقیقاتوں سے اسلام کی تائید ہوتی ہے۔''

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ 501 تا 503)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''آخر میں مَیں نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ ...... مذہب اسلام کا مطالعہ کرو قرآن کو ہاتھ میں لو اور اس پر غور کرو۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سائنس مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ کوئی سچی سائنس مذہب کے خلاف نہیں اور کوئی سچا مذہب سائنس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔

......تم اپنے مذہب کی قدر کرو اور اس کا احترام کرو۔ اسلامی روح اپنے اندر پیدا کرو۔ پھر تمام تدابیر کامیاب ہوں گی۔ تم قرآن کو ہاتھ میں لو، اس کا مطالعہ کرو، اس کو غور سے Study کرو۔ اس کتاب کا احترام کرو۔ اس کی آیات پر ہنسی نہ کرو۔ صرف کُلُوْا وَاشْرَبُوْا کا مسئلہ ہی یاد نہ ہو بلکہ مذہب بھی سیکھو۔ یاد رکھو اس میں وہ علوم ہیں جو تمام دنیا کے تمدن کو ہیچ کر دیں گے۔ تم اگر اسلام کا سچا نمونہ اختیار کرو گے تو تم کو روحانی اور جسمانی دونوں امور میں دنیا پر برتری حاصل ہوگی۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نعرہ پھر بلند ہوگا اور اسلام کی حکومت آج سے تیرہ سو سال قبل کی طرح پھر دنیا پر قائم ہوگی۔ انشاء اللہ''۔

(مذہب اور سائنس انوار العلوم جلد 9 صفحہ 518 تا 519)

سوال و جواب

پروگرام پیش کئے جانے کے بعد حضور انور نے واقفین نو بچوں کو سوالات پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

❁......**ایک واقف نے سوال کیا: جیسا کہ حضور ہر خطبہ میں فرماتے ہیں کہ ہر احمدی کو جماعت کے ساتھ اپنا تعلق اور محبت پختہ کرنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں میرا سوال ہے کہ ایک واقف نو طالب علم اپنے تعلق کو جماعت سے ظاہر اور پختہ کرنے کے لئے کیا کرسکتا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہئے کہ اگر آپ اپنے آپ کو واقف نو سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ نے ہمیں وقف کیا تو کس لئے کیا۔ قرآن کریم کی اُس آیت پر عمل کرتے ہوئے کیا جس میں حضرت مریم کی والدہ نے کہا تھا کہ جو کچھ میرے بطن میں ہے، میرے پیٹ میں ہے مَیں اُسے تیرے لئے وقف کرتی ہوں اور یہ خدا تعالیٰ کو کہا تھا۔ تو آپ کے والدین نے آپ کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کیا ہے۔ تو پہلے یہ سمجھو کہ خدا ہے کون اور جو خدا تعالیٰ نے پیدائش کا مقصد بتایا ہے اس کو سمجھو۔ اور وہ کیا بتایا ہے؟ کہ میری عبادت کرو۔ اس لئے اللہ سے تعلق پیدا کرو۔ اور پہلی بات تو یہ ہے کہ اس عمر میں پہلے تم لوگوں کو پانچ نمازوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بہت سارے بچے اپنے گھروں میں دیکھ لیتے ہیں کہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں۔ یا سردیوں میں یا گرمیوں میں موسم کی شدت کی وجہ سے اگر نمازیں کہیں جمع ہو جائیں یا میرے دوروں کی وجہ سے نمازیں جمع ہو جائیں تو سمجھتے ہیں کہ تین نمازیں ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ نمازیں پانچ ہیں اور وقت پر پانچ نمازیں ادا کرو۔ پہلی بات تو یہ اللہ سے تعلق مضبوط کرو۔ پھر دین کا علم حاصل کرو۔ قرآن کریم کو پڑھو اس کا علم حاصل کرو۔ اس کو سمجھو پھر یہ اتنے زیادہ ہدایتوں پر مشتمل جو board لگائے ہوئے ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ ایک واقف نو کو یہی کرنا چاہئے۔

❁......**ایک واقف نو نے عرض کی کہ میرا سوال یہ ہے کہ میں آپ کو نظم کے دو شعر سنا سکتا ہوں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا: یہ سوال تو نہیں جواب ہے۔ (مسکراتے ہوئے فرمایا) سنا دو۔

چنانچہ بچے نے درج ذیل دو شعر سنائے

سرزمین عرب سے چلی روشنی
آج تک ہے سفر میں وہی روشنی
ہم پہ احسان کیا ہے حضورؐ آپ نے
ہم اندھیروں میں تھے ہم کو دی روشنی

❁......**ایک واقف نو نے سوال کیا۔ حضرت نوحؑ کی کشتی بننے میں کتنا ٹائم لگا تھا؟ اور کس مخلوق نے ان کی مدد کی تھی۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹائم تو نہیں لکھا ہوا۔ جب کشتی بنا رہے تھے۔ تو ساتھ جو اُن کی قوم تھی وہاں سے گزرتے تھے۔ قرآن شریف تو یہی بتاتا ہے کہ وہ ہنستے تھے کہ ہمارے یہاں تو پانی نہیں ہے، کچھ بھی نہیں ہے، تو کشتی کس لئے بنا رہے ہو۔ حضرت نوحؑ نے یہی جواب دیا تھا آج تم مجھ پر ہنس رہے ہو کل جب تمہیں اس کی اہمیت پتہ چلے گی تو پھر تم پر میں ہنسوں گا۔ کشتی بنانے میں کچھ عرصہ تو لگا ہی ہوگا اور شاید مدد بھی کرنے والے اُن کی مدد کرتے ہوں۔ جو اُن کے ماننے والے تھے۔ معین وقت دے کر اتنا precisely نہیں بتایا جاسکتا۔

❁......**ایک واقف نو بچہ نے سوال کیا: میرا سوال ہے کہ آپ مجھے ایک pen دیں گے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ سوال ہے؟ یہ تو بہت بڑا سوال ہے۔ بیٹھ جاؤ بعد میں کسی وقت مجھ سے دفتر میں لے لینا۔

❁......**ایک واقف نو نے عرض کیا کہ میرا سوال ہے کہ جامعہ میں اپنی مرضی کے کپڑے کیوں نہیں پہن سکتے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کس نے کہا ہے نہیں پہن سکتے؟

اس پر واقف نو لڑکے نے کہا کہ مَیں جامعہ گیا تو اُن سب نے ایک جیسے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمہارے سکول میں یونیفارم نہیں ہے؟

اس پر اس نے عرض کیا کہ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم لوگوں کے سکولوں میں یونیفارم نہیں ہوتا۔ اکثر سکولوں میں یونیفارم ہیں۔ UK میں تو اکثر سکولوں میں یونیفارم ہوتا ہے۔ پاکستان کے اکثر سکولوں کا یونیفارم ہوتا ہے۔ یہاں پر پبلک سکول میں شاید نہ ہو، انہوں نے کہا ہو کہ common رکھو۔ یا شاید غریب لوگوں کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے نہ ہو۔ لیکن جو پرائیویٹ سکول ہیں، میرا خیال ہے جرمنی میں اُن کا یونیفارم یقیناً ہوگا۔ اُنہوں نے اپنی ایک شناخت رکھی ہوتی ہے۔ ایک پہچان رکھی ہوتی ہے۔ تو کوئی نہ کوئی یونیفارم جامعہ کے لڑکوں کو دینا تھا تو مجھے یہ یونیفارم پسند تھا، مَیں نے کہا تمہارا یہ یونیفارم ہے اسے پہنو۔ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ ایک انتظامی مسئلہ ہے۔

❁......**ایک بچے نے عرض کیا کہ میں دو شعر نظم کے پڑھ سکتا ہوں کیونکہ میں اپنے نانا ابو سے یہ وعدہ کر کے آیا ہوں۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وعدہ پورا نہ کیا تو پھر کیا کہتے تھے ماریں گے؟ چلو پڑھ دو۔

چنانچہ اس بچے نے درج ذیل دو اشعار پڑھے۔

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رخ پلٹ جائے گا رُت بدل جائے گی
تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی جس نے توڑا تھا سر کبر نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

❁......**ایک بچے نے عرض کیا کہ آپ ابھی آخن (Aachen) کی مسجد کا افتتاح کر کے آئے ہیں تو آپ کو مسجد کیسی لگی؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم Aachen سے ہو؟ اور جمعہ کہاں پڑھتے ہو؟

اس پر واقف نو لڑکے نے عرض کی کہ مَیں آخن کی قریبی جماعت سے ہوں اور جمعہ اپنی جماعت میں پڑھتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجدیں ساری اچھی ہوتی ہیں۔ ہر وہ مسجد اچھی ہوتی ہے جس کی آبادی اچھی ہو۔ مسجدوں کی عمارت تو خوبصورت بنا دیتے ہو۔ مسجد کی اصل خوبصورتی وہاں کے نمازیوں سے بنتی ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ وہاں کی جماعت اس کو کتنا مزید خوبصورت بناتی ہے۔

❁......ایک بچے نے عرض کیا کہ میں **Abitur کے بعد جامعہ میں جانا چاہتا ہوں۔ کیا جامعہ کے دوران کچھ اور بھی Study کر سکتے ہیں یا نہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہتر یہی ہے کہ جامعہ study کرلو۔ جامعہ کے دوران جامعہ کی ہی تعلیم حاصل کرو تو زیادہ بہتر ہے اور اگر اتنے brilliant ہوئے کہ جامعہ کی انتظامیہ نے سمجھا کہ تمہیں کچھ اور پڑھایا جاسکتا ہے تو اجازت دی بھی جاسکتی ہے۔ پاکستان میں بعض دفعہ جامعہ کے دوران بعض لڑکوں کو جو زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں۔ F.A اور Graduation وغیرہ کروائی جاتی ہے۔ لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ Student اچھا ہے اور کسی خاص مضمون کی طرف اس کا رجحان ہے، اس کا شوق ہے تو اُس میں specialize

کروایا جاسکتا ہے۔ تو وہ جامعہ پاس کرنے کے بعد بھی کرایا جاتا ہے۔ یہاں UK جامعہ سے بعض لڑکے پاس ہوئے ہیں ان کو اب اہم مختلف مضمونوں میں یونیورسٹیز میں graduation کروا رہے ہیں۔

❁......**ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ میرا سوال ہے ہم لوگ جن کی وفات ہو جائے اُن کو زمین میں ہی کیوں دفناتے ہیں؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زمین میں دفناتے ہیں تو مرنے والوں کا کوئی نہ کوئی عزت و احترام ہونا چاہئے۔ اسلام میں ایک تصور ہے کہ عزت و احترام سے اس کو زمین میں دفن کردو اور وہاں ایک نشان لگا دو جس سے علم ہو کہ یہاں کون دفن ہے۔ پھر اس قبر پر جا کے دعائیں پڑھتے رہو۔ اب کچھ عرصہ کے بعد زمین میں تو وہ چیز نہیں رہ سکتی۔ جس کو بھی دفنایا جاتا ہے وہ مٹی ہی بن جائے گا۔ یہ قانون قدرت ہے کہ ایک وقت میں آ کے سب کچھ مٹی میں مل جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے جہاں قبرستان میں ہم دفناتے ہیں اس میں ہزاروں قبریں پہلے ہی بن چکی ہوں۔ جہاں تم گھر بناتے ہو ان جگہوں پر قبرستان ہوں۔ تو بہرحال یہ ایک عزت و احترام کے لئے اور ایک یاد کے لئے اور قبر پر جا کر دعا کرنے کے لئے اسلام میں یہ طریق کار ہے۔ اب ہر قوم اپنے مردوں سے عزت و احترام سے پیش آنا چاہتی ہے۔ عیسائی ہیں وہ دفناتے ہیں لیکن بعض ایسے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ عزت و احترام اسی میں ہے کہ انہیں جلا دیا جائے یا ہندوؤں میں یہ رواج ہے وہ مرنے والے کے عزت و احترام کے لئے سمجھتے ہیں کہ اس کو ہم جلا دیں تا کہ اس کی راکھ کو بند کر کے ایک جگہ رکھ لیں تو ان کے نزدیک وہ زیادہ احترام ہے۔ اسی طرح اب پارسی لوگ ہیں ان کی عزت یہ ہے کہ انہوں نے بڑے بڑے اونچے مینارے بنائے ہوتے ہیں اور وہاں ایک گرِل (grill) سی لگی ہوتی ہے اس کے اوپر لگا کے اپنے مردے رکھ دیتے ہیں۔ وہاں کوّے، چیلیں آ کے ان کو کھاتے رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہی احترام ہے کہ اس سے اللہ کی مخلوق اس کے مرنے کے بعد بھی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ تو ایک احترام کا تصور ہے اپنے اپنے اندازے کے مطابق ہر ایک مذہب نے رکھا ہوا ہے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ بہترین یہی چیز ہے کہ اس کو زمین میں دفناؤ اور قرآن کریم نے بھی یہی تعلیم دی۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ ایک شخص نے جب اپنے دوسرے بھائی کو قتل کیا تو اس کو پھر اللہ تعالیٰ نے سبق دینے کے لئے ایک کوّے کو بھیجا اور بتایا کہ کس طرح مُردوں کو دفن کرتے ہیں۔ اس نے زمین کریدی۔ اس نے کہا میں بڑا بدقسمت ہوں کہ اپنے مردے کی عزت اور احترام نہیں کیا۔ ایک اپنے بھائی کو مار دیا اور پھر اوپر سے اس کا احترام نہیں کر رہا۔ اس کا احترام یہ ہے کہ اسے عزت سے زمین میں دفنا دیا جائے اور تم دفناتے ہو تو وہاں یادگار بھی رہتی ہے۔ پھر جا کر اس پر دعائیں بھی کرتے ہو۔

❁......**ایک واقف نو نے سوال کیا کہ اگر حضور انور کو پاکستان میں رہنے کی اجازت ہو تو حضور کہاں پر رہنا زیادہ پسند کریں گے۔ انگلینڈ میں یا پاکستان میں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پاکستان میں رہنے کی اجازت دلوا دو پاکستان چلا جاؤں گا۔ پاکستان میں رہنے کی اجازت تو مجھے ہے۔ لیکن میں پاکستان میں رہ کے نہ نمازیں پڑھا سکتا ہوں، نہ میں خطبہ دے سکتا ہوں، نہ میں وہ کام کرسکتا ہوں جو میرے فرائض میں داخل ہیں۔ اس لئے جب بھی انشاء اللہ تعالیٰ حالات بہتر ہوں گے اور جس خلافت کے دور میں بھی ہوں گے، اللہ بہتر جانتا ہے تو میرے خیال میں کچھ عرصہ تو خلیفۃ المسیح پاکستان جایا کرے گا یا مجھے موقعہ ملے گا تو جاؤں گا۔ لیکن دنیا کے نظام میں اور جس طرح جماعت احمدیہ میں وسعت پیدا ہو چکی ہے اور یہ ملک جو زیادہ developed ہیں، سوائے اس کے کہ پاکستان اتنا develop ہو جائے جتنا یورپ ہے تو پھر کچھ عرصہ وہاں رہیں گے اور باقی یہاں سے دیکھ کے دنیا کو کنٹرول کرنا بہتر ہے۔ صحیح طرح سب کے ساتھ رابطے رکھنا زیادہ مناسب ہوگا۔ تو میرا خیال ہے کہ کیونکہ اب انگلینڈ میں ایک base بن چکی ہے اور زیادہ کام یہاں سے ہی ہوگا۔ لیکن قادیان اور پاکستان آنا جانا رہے گا۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ ہمیں UK میں بھی اپنے مرکز کو وسیع کرنا پڑے۔

❁......**ایک واقف نو نے سوال کیا کہ حضور اتنا زیادہ جماعت کے لئے کام کرتے ہیں۔ آپ کے پاس free time ہوتا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہاں اگر سوتا ہوں تو free time ہوتا ہے تو سوتا ہوں۔ کام تو ہوتے ہیں لیکن اسی کام میں سے کبھی کبھی وقت نکالنا پڑتا ہے کبھی سال میں ایک دو دفعہ ایک آدھ دن کے لئے outing بھی کرنی پڑتی ہے۔ مجھے shooting کا شوق ہے تو میں کبھی کبھی دو تین گھنٹے کے لئے shooting پر چلا جاتا ہوں۔

❁......**ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغام ملتا ہے تو آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہر جو نیک بات ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی دل میں ڈالتا ہے اور پھر دل میں ڈالنے کے بعد بار بار احساس ہوتا ہے کہ اس کو کرنا ہے۔ بعض دفعہ ذہن میں مختلف باتیں ہوتی ہیں، لیکن نماز کے دوران، مثلاً بعض دفعہ پتہ چل جاتا ہے کہ اِس طرف توجہ دینی ہے۔ تو اس طرح پتہ چل جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے۔

❁......**بچے نے دوبارہ سوال کیا کہ حضور کو فرشتے نظر آتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فرشتے دکھائے نہیں جاتے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تو جبرائیل آئے اور مختلف شکل میں دکھائے گئے لیکن مختلف انبیاء پر بھی جو فرشتے آتے رہے مختلف صورتوں میں آتے رہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ایک دفعہ ایک فرشتے کو دیکھ لیا جس نے ارکان اسلام اور ارکان ایمان بتائے تھے۔

❁......**ایک بچے نے عرض کیا کہ میرا سوال یہ ہے کہ حضور کو جماعت احمدیہ جرمنی میں کیا نظر آرہا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
تم۔ اتنے لوگ بیٹھے ہیں، واقفین نو نظر آرہے ہیں۔ تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ اس کا مستقبل کیا نظر آرہا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے امید ہے انشاء اللہ جماعت احمدیہ جرمنی کا مستقبل بڑا اچھا ہوگا اور جماعت یہاں پھیلے گی اور جرمن قوم بھی انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرے گی۔ اور ہوسکتا ہے کہ یورپ میں قبول کرنے والوں میں سب سے پہلے نمبر پر ہوں۔ اس بارہ میں مَیں خطبہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بھی ذکر کر چکے ہیں اور باقی بھی شاید کسی نے کیا تھا۔

❁......**ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جب انسان وفات پاتے ہیں تو وہ یا جہنم میں جاتے ہیں یا جنت میں، تو جب جانور وفات پاتے ہیں تو ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ان کو تو اللہ تعالیٰ نے کوئی عمل کرنے کی صلاحیت نہیں دی ہوئی۔ جنت اور جہنم کس لئے ہے۔ کسی کو سزا ملتی ہے، اچھی اور بری بات سے سزا اور جزا ہوتی ہے۔ کسی کو کوئی reward ملتا ہے انعام ملتا ہے تو اچھی بات کرنے سے ملتا ہے اور اگر تم غلط کام کرو تو تمہیں سزا ملتی ہے؟ چاہے تھوڑی سی ملے۔ سکولوں میں بھی ملتی ہے۔ تو کیا جانوروں کو اتنی عقل ہے؟ بلّی کتے کو اتنی عقل ہے کہ وہ اچھے کام کرے اور برے کام نہ کرے؟ اللہ تعالیٰ نے اُس کی جو فطرت بنا دی ہے۔ اس نے تو وہی کام کرنا ہے۔ اس لئے اس کے لئے جزا سزا کوئی نہیں۔

❁......**ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ میرے پاس دو سوال ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ جب انسان مرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے گھر جاتا ہے تو جسم ویسا ہی رہتا ہے جیسا اب ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جسم تو تمہارا زمین میں دفن ہو جاتا ہے۔ روح اوپر چلی جاتی ہے۔ جب روح اوپر چلی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک نیا جسم دیتا ہے اور جب تک اللہ چاہے اس جسم میں رہنا ہے۔ یا جہنم میں رہنا ہے۔ سزا کاٹنی ہے یا جنت میں جانا ہے۔ اس کے فیض پانے ہیں۔ یہ جو دنیا کا جسم ہے یہیں رہ جائے گا۔ اگلے جہان میں نیا جسم ملے گا اور روح یہی ہوگی۔

❁......**بچے نے عرض کیا کہ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا واقف نو پولیس افسر بن سکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اگر تو جماعت احمدیہ کی پولیس ہے تو پھر تو بن سکتے ہیں۔ لیکن اگر تم میں سے کسی کو پولیس میں جانے کا شوق ہے بعض دوسرے شعبوں میں بھی جاتے ہیں تو پوچھ کر اجازت لے سکتے ہیں کہ ہمارا شوق ہے۔ اگر تمہیں اجازت مل جائے تو پھر تم جاسکتے ہو ورنہ نہیں۔ یہ اصولی فیصلہ نہیں ہے۔ ہر Individual کے متعلق علیحدہ فیصلہ ہوگا۔

❁......**ایک واقف نو نے سوال کیا میرا سوال ہے کہ جب ہم وفات پائیں گے اور ہماری روح اوپر چلی جائے گی تو ہم اللہ میاں کو دیکھ سکیں گے؟**

تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
فوت ہونے پہ آجکل جرمنی والوں کا بڑا زور ہے۔ ہم زندہ ہیں۔ ابھی زندوں کی دنیا میں رہ رہے ہیں۔ کوئی زندگی کا بھی خیال رکھو۔ ہاں اگر اگلے جہان کی فکر پڑ گئی ہے تو وہ بجائے اطفال الاحمدیہ کے انصار اللہ کو زیادہ ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے جب سوال جواب ہوں گے تو ظاہر ہے کس صورت میں دیکھتے ہو کیا شکل ہے، اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کس طرح دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں سوال و جواب کروں گا۔ وہ پوچھے گا۔ وہ کہے گا اگر تم نے اچھے کام کئے ہوئے تو چلو جنت میں جاؤ۔ **حضور انور نے فرمایا کہ** ایک لمبی حدیث ہے جس میں ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کو جہنم سے نکالے گا پھر ایک نظارہ دکھانے کے لئے سامنے لائے گا۔ پھر اگلا step ہوگا اور پھر اگلا step اس کے بعد پھر جنت کے دروازے پہ پہنچے گا۔ تو پھر بندہ کہے گا اللہ تعالیٰ یہاں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آرہی ہیں۔ تو یہ نظارہ بھی دکھا دیا اور یہ بھی دکھا دیا۔ بالکل دروازے پہ لے گیا، یوں میں جھانک کر اندر بھی دیکھ رہا ہوں۔ لوگ موجیں کر رہے ہیں ہیں تو تھوڑا سا اندر جا کے اور قریب سے دیکھ لوں؟ تو اللہ تعالیٰ ہنس کے کہے گا

جاؤ تمہیں زیادہ ہی شوق ہے تو چلو تمہیں بخش دیا۔ جاؤ چلے جاؤ جنت میں۔ تو یہ لمبی حدیث ہے اس کا میں نے خلاصہ بتا دیا ہے۔

❁……ایک واقف نو نے سوال کیا کہ احمدی بچوں کو smartphone لینے کی اجازت ہے؟

تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدی بچوں کو smartphone لینے کی اجازت اس شرط پر ہے اگر ان کا غلط استعمال نہیں کرتے اور تمہارے امّاں ابا بھی اس بات پر راضی ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر تم سارا دن chat کرتے رہو اور دیکھتے رہو اور غلط قسم کی applications اس کے اندر ڈال لو اور پھر بجائے نیک آدمی بننے کے فضول قسم کی باتیں سیکھتے رہو۔ تو میرے خیال میں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن تمہاری یہ حالت دیکھ کے ہی تمہارے امّاں ابا فیصلہ کریں گے کہ تمہیں دینا چاہئے کہ نہیں۔ تم میرے سے اصولی اجازت لے کے اپنے امّاں ابا کو نہ کہہ دینا جا کے کہ اجازت مل گئی۔

❁……ایک واقف نو طفل نے سوال کیا کہ Facebook استعمال کرنا منع کیوں ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ شریعت میں تو منع نہیں۔ میں نے اس لئے منع کیا تھا کہ آجکل کی Facebook میں لوگ برائیوں میں زیادہ پڑ جاتے ہیں اور اچھائیاں کم ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ نے Facebook بنائی ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ کا alislam کے اوپر Facebook بھی ہے۔ جماعت احمدیہ کی دوسری ذیلی تنظیمیں ہیں انہوں نے Facebook بنائی ہوئی ہیں۔ بعض انفرادی لوگوں نے دو چار نے اکٹھے ہو کر اپنی Facebook بنائی ہوئی ہے جس سے وہ تبلیغ کرتے ہیں۔ تو یہ حرام نہیں ہے، لیکن ہوش و حواس سے اس کا استعمال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک حد تک احتیاط کی جائے۔ جب تمہیں عقل آجائے تو تب اس میں جاؤ، کیونکہ Facebook کے ذریعہ سے بہت ساری برائیاں پھیل رہی ہیں۔ Facebook کے ذریعہ سے بعض لڑکوں کو بعض لوگوں نے غلط کاموں میں ڈال دیا ہے۔ بعض لڑکیوں سے غلط کام کروا لئے۔ پھر ان کو blackmail کرتے ہیں پھر ان کو غلط رستوں پر چلاتے ہیں، جماعت سے ان کو دور ہٹاتے ہیں۔ ابھی تمہارا علم جماعت کا اتنا نہیں ہے۔ پہلے جماعت کے بارے میں پورا علم حاصل کرو۔ پھر کسی مذہبی Facebook پر جاؤ۔ پھر دنیاداری کا علم جو ہے اس میں بھی تمہاری اتنی عقل ہو کہ Facebook پہ جو بعض سوال اٹھتے ہیں۔ ان کا جواب دے سکو۔ ابھی تم سوال کا جواب نہیں دے سکتے اور تمہارے گے تو تم سمجھو گے Facebook والا جو تمہیں approach کر رہا ہے وہ صحیح ہے، حالانکہ تمہیں چاہئے تھا کہ اس کی تحقیق کرو، جماعت کے کسی پڑھے لکھے آدمی سے کسی عالم سے پوچھو، مربی صاحب سے رجوع کرو، اپنے incharge سے پوچھو۔ تو Facebook میں بہت ساری ایسی باتیں آجاتی ہیں جن سے برائیاں پھیلنے کا خیال ہے اور برائیاں پھیلتی ہیں۔ یورپ میں بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں اور امریکہ میں بھی ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ ہمیں Facebook نے غلط کاموں میں ڈال دیا۔ اس لئے میں نے کہا تھا اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تمہاری عمر ابھی نہیں ہے۔ ہاں اگر Facebook میں جانا ہے تو جو جماعتی Facebook ہیں ان پر جاؤ۔

❁……ایک بچے نے عرض کیا کہ میں نے پوچھنا ہے کہ اگر کوئی جرمن یا کوئی دوسرا ہم سے پوچھے کہ آپ کو کیسے پتہ ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے تو ہم ان کو کیسے بتائیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھو پہلی بات تو یہ ہے کہ سب سے بڑا زندہ ثبوت ہمارے پاس یہ ہے کہ قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ قرآن کریم اپنی original شکل میں محفوظ رہے گا۔ چودہ سو، پندرہ سو سال ہو گئے اور یہ محفوظ رہا۔ تورات اور دوسری کتب، انجیل اور بائبل اور دوسرے صحیفے جو مختلف انبیاء پر اترے وہ ایک حد تک، جب تک اُن کی تعلیم کی ضرورت تھی، محفوظ رہے۔ اُس کے بعد بگڑ گئے۔ بائبل بھی بگڑ گئی تھی، تورات بھی بگڑ گئی تھی، تبھی تو یہودی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی عمل نہیں کرتے تھے۔ لیکن قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ یہ ہمیشہ محفوظ رہے گا تو یہ آج تک محفوظ ہے۔ تمہارے پاس print کی صورت میں، کتاب کی صورت میں محفوظ ہے۔ بہت سارے حافظ قرآن ہیں، قرآن کریم حفظ کر لیتے ہیں، ہزاروں لاکھوں حافظ قرآن اسلام میں ہیں جنہوں نے حفظ کیا ہوا ہے، اُن کے سینوں میں محفوظ ہے۔ پھر ہم پانچ نمازوں میں اس کی آیتیں پڑھتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو ایک بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ قرآن کریم کے ذریعہ جو شریعت اُتری وہ سچی شریعت ہے اور دعویٰ ہے کہ ہمیشہ محفوظ رہے گی تو محفوظ رہی۔ تو ایک بہت بڑی دلیل یہی ہے۔ پھر اسلام کے revival کے لئے اس کے نئے سرے سے اس کو جاری رکھنے کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی، اُس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام آگئے۔ اُنہوں نے دعویٰ کیا۔ اور جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے کام اسلام کی ترقی کے کام کو آگے بڑھا رہے ہیں اور جو دوسرے لوگ ہیں وہ اسلام کی تعلیم پہ عمل کرتے ہوئے اپنے مشن کو آگے نہیں پھیلا رہے۔ مثلاً عیسائیت تھی، ایک زمانہ میں اگر پھیلی بھی، تو وہ صرف لوگوں کے مزاج کے مطابق اپنی تعلیم کو ڈھالتی رہی، افریقہ میں اور ذریعہ سے تعلیم دی جا رہی ہے، یورپ میں اور طریقہ سے دی جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس مذہب کو لوگ چھوڑ بھی رہے ہیں اور اسلام قبول کرنے کی طرف آ رہے ہیں، اور اللہ کے فضل سے ہزاروں لاکھوں لوگ ہر سال احمدی مسلمان بھی بنتے ہیں۔ تو یہ موٹی موٹی باتیں بتا دیں، یہ سچائی کی دلیل ہیں۔ پھر دعائیں قبول ہوتی ہیں، خدا تعالیٰ احمدیوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ تمہاری دعا قبول ہوئی کبھی؟ اس پر بچے نے سر ہلایا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بس یہ بھی پھر سچائی ہے۔ بہت ساری دلیلیں دیا کرو اور اپنی قبولیت دعا کی دلیل بھی دو۔

❁……ایک بچے نے یہ سوال کیا کہ حضور نے ایک خطبہ میں اطفال الاحمدیہ کو Mobile رکھنے سے منع کیا کہ یہ ہمارے لئے اس لئے منع ہے کیونکہ ہم کوئی business نہیں کرتے نہ کوئی کام کرتے ہیں جس کے لئے ہمیں فون کی ضرورت پڑے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ جب کوئی خادم بن جاتا ہے۔ پندرہ سال کا ہوتا ہے تو وہ لے سکتا ہے۔ تو میرا سوال ہے کہ جب کوئی طفل پندرہ سال کا ہو جائے تو اُسکو Mobile لینے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ mobile کوئی گناہ تو نہیں ہے، اگر ضرورت ہے، بعض ماں باپ بڑے وہمی ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہمارے بچوں سے ہمارا رابطہ رہے، وہ چودہ پندرہ سال کی عمر میں لے دیتے ہیں، اگر تو تم اُس کا غلط استعمال نہیں کر رہے اور آج کل کے جو Mobile آئے ہوئے ہیں cellphone آئے ہوئے ہیں Iphone ہے یا وہ جو اُس نے نام لیا تھا سمارٹ فون اور جو دوسرے، Samsung وغیرہ کے جتنے فون ہیں Android وغیرہ، اُن پہ دوسری applications بھی آجاتی ہیں، غلط باتیں بھی آجاتی ہیں، اگر تو تم اُن کو نیک کاموں کے لئے استعمال کرتے ہو تو میں نے جیسے پہلے بھی بتایا، تو کوئی حرج نہیں ہے اگر اپنے ماں باپ سے رابطے کے لئے استعمال کرتے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اپنے دوستوں سے اپنی study کی بات پوچھنے کے لئے text کرتے ہو یا رابطہ رکھتے ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر تم بجائے نیک کام کرنے کے، غلط applications اور سارا دن اس کی کسی game کے پیچھے لگے رہو اور نمازیں بھی چھوڑ دیں اور سارا دن ایسی غلط فلمیں دیکھنے لگ گئے جس سے تمہارے اخلاق خراب ہونے لگیں، تو پھر حرج ہے۔ اس لئے یہ نہ چودہ پندرہ سال کی عمر کا سوال ہے نہ اٹھارہ بیس سال کی عمر کا سوال ہے، اگر اس کا غلط استعمال ہے تو وہ بڑے کے لئے بھی غلط ہے اور چھوٹے کے لئے بھی غلط ہے، لیکن کیونکہ چھوٹے کو عقل نہیں ہوتی، اس لئے وہ جلدی لوگوں کی باتوں میں آ کے غلط کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ اگر تمہارے میں عقل ہے تو بیشک کرو۔ یہ تمہارے امّاں ابا تمہیں لے کے دیں گے لیکن مہنگا بھی آتا ہے۔

حضور نے استفسار فرمایا: کتنے کا آجاتا ہے iphone؟

(واقف نو طالب علم نے عرض کی: دوسو یورو کا)

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب امّاں ابا تمہارے پر دوسو یورو خرچ کریں گے تو تبھی ملے گا۔

❁……ایک واقف نو طالب علم نے عرض کی کہ ایک دعا کی درخواست ہے کہ میرے ماموں Malaysia میں رہتے ہیں کہ اُن کا کیس جلدی سے پاس ہو جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی سب کا بھی ہو جائے، صرف تمہارے ماموں کا کیوں ہو؟

❁……ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جب آپ حضور بنے تھے آپ کو کیسا feel ہوا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بس ایسا feel ہوا جیسے مجھ پر کسی نے پہاڑ لاد دیا ہو۔

❁……ایک بچے نے سوال کیا کہ جو شہید ہوتے ہیں اُن کو اُنہی کپڑوں میں کیوں دفنا دیا جاتا ہے۔؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کس نے کہا ہے؟ بعض دفعہ ایسا موقعہ ہوتا ہے کہ جنگوں میں جو شہداء ہوتے تھے، اُس وقت ان کے کفن دفن کے لئے کوئی چیز نہیں ہوتی، اور نعشوں کے خراب ہونے کا خطرہ ہوتا تھا۔ اِس لئے اُن کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت جس کپڑے میں وہ ہوتے تھے دفنا دیتے تھے، بلکہ اُن کی تو ایسی حالت ہوتی تھی کہ کپڑے بھی اُن کے پاس پورے نہیں ہوتے تھے، اگر سر کو ڈھانکتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے، پاؤں ڈھانکتے تھے سر ننگا ہو جاتا تھا۔ پس جب اس طرح حالت ہو کہ نعش خراب ہونے کا خطرہ ہو تو نہلائے بغیر اُسے دفن کیا جا سکتا ہے لیکن اگر کسی شہید کی ایسی حالت نہیں ہے، اور اس کو نہلایا جا سکتا ہے تو پھر اس کو نہلایا بھی جاتا ہے اور کفنایا بھی جاتا ہے۔

❁……ایک بچے نے سوال کیا کہ جب ہم ٹرین میں سفر کرتے ہیں تو اور بھی لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس pets ہوتے ہیں تو اگر اُن کا pet ہمارے کپڑوں سے لگ کے گزرے تو اُنہی کپڑوں میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آج کل تو وہ اپنے pet کو shampoo کرا کرا کے اتنا صاف کر دیتے ہیں کہ تمہارے کپڑوں سے زیادہ صاف وہ pet ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ نماز پڑھی جاسکتی ہے اگر کپڑے بدلنے کا موقعہ ہوتو بدل لئے لیکن اس بہانے سے نماز چھوڑی نہیں جاسکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کے پاس بڑے بڑے بکریوں کے ریوڑ ہوتے تھے، اور اُن کی نگرانی کے لئے اُنہوں نے shepherd جو کتے ہوتے ہیں رکھے ہوتے تھے، اُس زمانہ میں بھی کتے ہوتے تھے اور کتوں کو رکھا ہوتا تھا تا کہ بکریوں کو ریوڑ کو ایک جگہ contain کر کے رکھیں۔ تو وہ جو ریوڑ کی رکھوالی کرنے والے صحابہ تھے وہ سارا دن پھرتے تھے کتے بھی اُن کے ساتھ رہتے تھے، اُن کے کپڑوں سے touch بھی کرتے ہوں گے، وہ صحابہ آتے تھے اور پھر مسجد نبوی میں نماز پڑھ کے بھی چلے جاتے تھے۔ وہ کپڑے بدل کے اور نہا دھو کے تو نہیں نہ آیا کرتے تھے۔ یہ تو نماز نہ پڑھنے کے بہانے ہیں۔ اگر لگ جائے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ایک کتے کے اوپر ہی مسلمانوں کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے لیکن یہ بلّی کو سارا دن چومتے رہتے ہیں۔ یہ بلّیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ پرندے بھی ہو سکتے ہیں۔ کتوں کی بات کر رہے ہو تو اگر ساتھ لگ گیا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے، تم آرام سے نماز پڑھ سکتے ہو اور پھر بعد میں اگر تمہیں زیادہ کراہت آتی ہے تو جا کے کسی وقت کپڑے بدل لو، لیکن نماز کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بعض ہمارے ہاں پاکستان میں رواج ہے کہ کالے کتے کو ہاتھ لگ گیا تو جب تک سات دفعہ ہاتھ نہ دھولو تو اُس وقت تک تمہارے ہاتھ پاک نہیں ہوتے۔ ایک عورت ربوہ میں آئی، غیر احمدی دودھ دینے والی عورتیں اور مرد ارد گرد کے گاؤں سے آیا کرتے ہیں۔ کسی کے گھر میں یہ کتا رکھا ہوا تھا۔ اُس کا ہاتھ لگ گیا یا کتے نے اُس کا ہاتھ چاٹ لیا تو اُس نے ایک دفعہ صابن سے ہاتھ دھویا۔ اور ختم ہوگیا۔ تو وہ کہنے لگی۔ ہے ہے تم تو کافر ہو گئے، ہاتھ کو سات دفعہ دھونا چاہئے تھا تمہیں کتے کی زبان لگ گئی ہے۔ اور ناپاک ہو گئے تم، پلید ہو گئے، دور ہو جاؤ، میں تمہیں آئندہ سے دودھ بھی نہیں دوں گی، تو یہ حالت ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں تو کسی کام کے لئے اتنا زیادہ مبالغہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔

❁......ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ **اللہ تعالیٰ نے کب مسلمانوں پر ایک دن میں پانچ نمازیں فرض کیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ حکم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا بلکہ قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر پانچ نمازوں کا حکم ہے بلکہ ان کے اوقات بھی بتائے گئے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت سے ہمیں بتایا کہ یہ پانچ نمازیں کیسے اور کس وقت ادا کی جائیں۔ ایک حدیث بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مغرب اوّل وقت میں ادا فرمائی اور دوسرے وقت میں آخری وقت میں ادا فرمائی۔ اسی طرح عشاء، فجر، ظہر اور عصر کی نمازیں بھی اوّل اور آخری اوقات میں ادا فرمائیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے دو مختلف اوقات میں نمازیں کیوں ادا فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ میرے پاس آیا تھا اور اس نے مجھے یہ دو اوقات نمازوں کے بتائے تھے ایک اوّل وقت اور ایک انتہائی وقت بتایا ہے کہ ان کے دوران نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ پس یہ مختلف اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائے ہیں۔

❁......ایک بچے نے سوال کیا کہ **حضور جب freetime میں آپ کھانا کھاتے ہوئے یا سوتے ہوئے جو بھی کرتے ہیں اُس وقت بھی آپ کے پاس security ہوتی ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میرا تو اس طرف دھیان نہیں رہتا، آفس میں میرے قریب کوئی نہیں ہوتا۔ میں گھر میں بالکل free ہوتا ہوں اور دفتر میں بھی free ہوتا ہوں بلکہ رات کو میں اپنے دفتر میں کام کر رہا ہوتا ہوں اور دفتر کا کوئی عملہ بھی میرے پاس نہیں ہوتا۔